اور لوگوں کی طرح تو بھی چھپا سکتا ہے
پردہ خدمت دین میں ہوس جاہ کا راز
نظر آجاتا ہے مسجد میں بھی تو عید کے دن
اثر وعظ سے ہوتی ہے طبیعت بھی گداز
دست پرورد ترے ملک کے اخبار بھی ہیں
چھیڑنا فرض ہے جن پر تری تشہیر کا ساز
اس پہ طرّہ ہے کہ تو شعر بھی کہہ سکتا ہے
تیری مینائے سخن میں ہے شراب شیراز
جتنے اوصاف ہیں لیڈر کے وہ ہیں تجھ بھی سبھی
تجھ کو لازم ہے کہ ہو اٹھ کے شریک تگ و تاز
غم صیاد نہیں اور پر و بال بھی ہیں
پھر سبب کیا ہے نہیں تجھ کو دماغ پرواز
عاقبت منزل ما وادیٔ خاموشان است
حالیا غلغلہ در گنبد افلاک انداز
سن کے کہنے لگا اقبال بجا فرمایا
بات جو سچ ہے بتاؤں جو نہ ہو فاش یہ راز
مجھ مجھے قوم فروشی کا کوئی یاد نہیں
اور پنجاب میں ملتا کوئی استاد نہیں

اسی طرح ملا کی سرشت کو نشانہ طنز بناتے وقت ان کا مخصوص رنگ
ابھر آیا ہے :-